ہفتہ وار رسالہ: 241
WEEKLY BOOKLET: 241

امیرِ اہلِ سنّت کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بیک ٹائٹل پر آنے والے مضامین کا مجموعہ

سمجھانے کا طریقہ

صفحات 21

انمول دولت 03
فضول سوالات کے عادی 11
اولاد کو یہ بھی سکھایئے 07
نمازی بڑھانے کے نسخے 12

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سمجھانے کا طریقہ

دُعائے عطار: یارَبَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”سمجھانے کا طریقہ“ پڑھ یا سُن لے اُسے ہر کام شریعت و سنت کے مطابق کرنے کی سعادت عنایت فرما کر بے حساب بخش دے۔
اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی، 2/27، حدیث:484)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سمجھانے کے بعض مؤثِّر طریقے

حضرتِ بی بی اُمِّ دَرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”جس نے اپنے بھائی کو چُپکے سے سمجھایا تو اس نے اسے زینت بخشی اور جس نے اسے عَلانِیَہ اور لوگوں کے سامنے سمجھایا تو اس نے اپنے بھائی کو عیب لگایا۔“ (شعب الایمان، 6/112، حدیث: 7641)

اے عاشقانِ رسول! سمجھانا بھی ایک فن ہے، اللہ کرے یہ ہم کو آجائے، اگر شرعی اعتبار سے کسی کو سمجھانا آپ پر ضروری ہو اور آپ اس کے اہل بھی ہوں تو بڑوں کو احترام سے اور چھوٹوں کو شفقت کے ساتھ سمجھایئے۔ جارحانہ انداز میں یا ڈانٹ کر اگر سمجھائیں گے تو ہو سکتا ہے کہ سامنے والا چُپ ہو جائے لیکن دلی طور پر اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ بارہا لوگوں کا سمجھانے کا انداز رَف اور جارِحانہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے سامنے والا

www.dawateislami.net

سمجھ نہیں پاتا اور بعض اوقات وہ بِدَک جاتا ہے۔ بالخصوص سوشل میڈیا پر جس جارحیّت کے ساتھ لوگ ایک دوسرے کو سمجھا رہے ہوتے ہیں، اس سے سامنے والے کے اندر ضِد ہی پیدا ہوتی ہو گی، بھلے وہ غلطی پر ہو اور اس کا ضمیر بھی تسلیم کر رہا ہو کہ میں غلطی پر ہوں مگر وہ ایسے مُصْلِح (یعنی اصلاح کرنے والے) کی بات کبھی قبول نہیں کرے گا اور سوچے گا کہ اگر اپنی غلطی قبول کروں گا تو ہو سکتا ہے سامنے والا مجھ پر مزید چڑھائی کر دے، اس لئے وہ اپنے دُرست ہونے کے متعلق اُلٹے سیدھے دلائل قائم کرے گا۔

یاد رکھئے! ہم میں سے کوئی بھی "شیطان پروف" نہیں ہے، اس لئے سمجھانے کا انداز ایسا ہو کہ جس سے سامنے والے میں ضِد پیدا نہ ہو اور شیطان اس کی اصلاح کو اس کی نظر میں بے عزتی بنا کر نہ پیش کر سکے، مثلاً اگر اس میں کوئی اچھی بات ہے یا اس کی گفتگو میں کوئی اچھی چیز ہے تو پہلے اس حوالے سے جائز انداز میں اس کی کچھ تعریف کر لی جائے، پھر اس کی بھول کی طرف اشارہ کر دیا جائے، پھر کہہ دیا جائے کہ اگر میری غلط فہمی ہے تو ہاتھ جوڑ کر مُعافی مانگتا ہوں، اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے، واٹس ایپ کے ذریعے ہاتھ جڑا ہوا (یعنی معافی مانگنے والا) اسٹیکر بھی بھیج دیا جائے، الغرض ایسا انداز ہرگز نہ اختیار کیا جائے کہ جس سے اگلے میں ضِد پیدا ہو اور اُسے غصہ آئے۔ سمجھانے کے لئے حکیمانہ، پیار، محبت اور نرمی والا انداز ہو تو جسے سمجھایا گیا وہ سُدھرنے کی سوچتا ہے اور اسے اپنی اصلاح کا کوئی نہ کوئی پہلو مل بھی جاتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انہیں جس کی اصلاح کرنی ہوتی ہے اس کا نمبر ان کے پاس نہیں ہوتا تو پھر وہ ویڈیو یا آڈیو بنا کر یا پھر پوسٹ تیار کر کے سوشل میڈیا پر اس پیغام کے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس فُلاں کا نمبر نہیں ہے لہٰذا اس کے ساتھ

www.dawateislami.net

جس کا رابطہ ہو وہ ہمارا یہ پیغام اسے پہنچا دے، ایسا نہیں کرنا چاہئے، سامنے والے کو لاکھوں میں رُسوا اور بے عزّت کرکے آپ بول رہے ہیں کہ اس کو بول دو ایسا نہ کرے، اس نے اگر اپنی اصلاح کر بھی لی تو لاکھوں کو کون بتانے جائے گا کہ اس کی اصلاح ہو گئی ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ جناب کی غلط فہمی ہو، سامنے والے کے پاس آپ کی بات کا جواب بھی ہو سکتا ہے، پھر آپ پر واجب بھی تو نہیں ہے کہ لاکھوں کو اس کا پیغام پہنچا کر آپ کہیں کہ سُدھر جا! اس طرح کے انداز سے سامنے والے کی رُسوائی ہوتی ہے، اس کے دل میں بُغض پیدا ہو سکتا ہے، اگر اس نے اپنی غلطی کی اصلاح کر بھی لی تب بھی شاید وہ آپ سے بدظن ہی ہو۔

اپنے سے بڑا اگر کوئی ناجائز کام یا کلام کر رہا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ یہ بات فُلاں کتاب میں اِس اِس طرح لکھی ہوئی ہے اور آپ کو ظنِّ غالب ہے کہ میں سمجھاؤں گا تو یہ مان جائے گا تو اب سمجھانا واجب ہے، اور انداز اس طرح بھی رکھا جا سکتا ہے کہ وہ کتاب کھول کر اس کو دکھا دی جائے اور پیار محبت کے ساتھ یہ کہا جائے کہ ذرا مجھے سمجھائیے کہ یہ کیا لکھا ہے؟ اگر وہ سمجھدار ہو گا تو خود ہی سمجھ جائے گا۔ بہر حال غلطی چھوٹا بھی بتائے اور ہو غلطی، تو بڑوں کو بھی بڑا دل رکھ کر مان لینا چاہئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔[1]

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم (ماہنامہ فیضان مدینہ، جون 2021ء)

اَنمول دولت

اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین

---

1 ... یہ مضمون 27 فروری 2021ء کو ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے مزید مشورے لے کر پیش کیا جا رہا ہے۔

www.dawateislami.net

باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حَلَاوت (یعنی مٹھاس) پالے گا: ﴿1﴾ سب سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو ﴿2﴾ اللہ کریم ہی کے لئے کسی سے محبت کرے ﴿3﴾ جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو بُرا جانتا ہے اسی طرح کُفْر کی طرف لوٹنے کو بُرا جانے۔ (بخاری، 1/17، حدیث:16) حضرت ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اللہ پاک کی قسم! جسے اپنے بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا اس کا خاتمہ بُرا ہوتا ہے۔ (قوت القلوب، 2/228) کاش! ہم سب کو ایمان کی سلامتی کی حقیقی سوچ نصیب ہو جائے، صد کروڑ کاش! ہر وَقت بُرے خاتمے کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ و اِستِغفار کا سلسلہ رہے۔ اللہ پاک کے دربارِ کرم بار سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رہے۔ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے مُعامَلے میں غفلت اُس کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب بن سکتی ہے اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ نازُک مُعامَلہ ایمان کا ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سلبِ ایمان (یعنی ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو مرتے وقت اُس کا ایمان سَلْب (یعنی ضائع) ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 495) اے عاشقانِ رسول! دولت کی حفاظت کی جتنی فکر ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ ایمان کی حفاظت کی فکر کرنا لازم ہے کیونکہ ایمان انمول دولت ہے۔ اگر نَعُوْذُ بِاللّٰہ نَعُوْذُ بِاللّٰہ نَعُوْذُ بِاللّٰہ خاتمہ کفر پر ہو گیا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہنا پڑے گا چاہے کتنی ہی نمازیں پڑھی تھیں، تہجد گزار تھا، صدقہ و خیرات کرنے والا تھا، اگر خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو پھر کچھ کام نہیں آئے گا، حدیثِ مبارکہ میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ (بخاری، 4/274، حدیث:6607) اس حدیثِ پاک کے تحت

www.dawateislami.net

شارحین فرماتے ہیں کہ ہمیشہ کی سعادت مندی اور بد بختی کی بنیاد بُوقتِ موت انسان کے آخری عمل پر رکھی گئی ہے، کیونکہ موت کے وقت عذاب کے فرشتوں کو دیکھنے سے پہلے بندہ ایمان لے آئے تو اللہ اس کے کفر اور کفریہ اعمال کو مٹا دیتا ہے اسی طرح کسی مسلمان کا آخری عمل کفر پر ہو تو اس کے اعمال برباد کر دیتا ہے۔

(عمدۃ القاری، 15 / 565، شرح البخاری لابن بطال، 10/306 ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! فی زمانہ حالات بڑے نازک ہیں، طرح طرح کے فتنے روز روز سامنے آرہے ہیں۔ بُرے خاتمے کا خوف اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ بڑھانے کے لئے اچھے ماحول اور اچھی صحبت کو اپنائیے، علمائے اہلِ سنّت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتابیں پڑھنا اپنا معمول بنالیجئے۔[1]

خدایا بُرے خاتِمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم الحرام 1441)

گالیاں دینے کے نقصانات

کہتے ہیں کہ ایک لوہار کی بند دکان میں ایک سانپ گھس گیا، اُس کا جسم وہاں پڑی ایک آری سے ٹکرا کر ہلکا سا زخمی ہو گیا، اس سانپ نے پلٹ کر پوری قُوّت سے آری کو ڈسا جس کے سبب اس کا مُنہ بھی زخمی ہو گیا، اس نے غصے میں آکر خود کو آری کے اِرد گرد لپیٹ لیا اور اپنا دشمن سمجھ کر اسے دبانے لگا، جس کی وجہ سے وہ خود ہی مر گیا۔ اے عاشقانِ رسول! اس بے وقوف سانپ کی طرح غُصیلے (یعنی غصے والے) افراد بھی بے وقوفانہ انداز اپناتے،

1 ... یہ مضمون مختلف مَدَنی مذاکروں وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے امیر اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

دوسروں کو تکلیف دیتے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر گالی پر گالی دے رہے ہوتے ہیں، کئی لوگ تو اس قدر گالیوں کی دَلدَل میں دھنسے ہوتے ہیں کہ ہر چیز مثلاً گدھے، گھوڑے، بکرے وغیرہ جانوروں کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں، دیوار سے ٹکرا گئے تو اسے گالی، دروازہ نہ کھلے تو اسے گالی، گاڑی اسٹارٹ نہ ہو تو اسے گالی، کال نہ لگے تو نیٹ ورک کو گالی، الغرض ہر چیز ہی کو اپنی گالیوں کا نشانہ بنا رہے ہوتے ہیں۔ بات بات پر غُصے ہو کر گالیاں دینے والا شخص اس بے وقوف سانپ کی طرح عِزّت کے حوالے سے اپنی موت آپ ہی مر جاتا ہے۔

یاد رکھئے! کسی مسلمان کو گالی دینا، اُس کی عزّت اُچھالنا گناہ کا کام ہے۔ ﴿1﴾ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود 70 گناہوں کا مجموعہ ہے اور ان میں سب سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے بدکاری کرے اور سود سے بڑھ کر گناہ مسلمان کی بے عزتی کرنا ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 7/124، حدیث: 173) ﴿2﴾ گالیاں دینے والا شخص اگر سیٹھ ہے تو اس کے ملازم، شوہر ہے تو اس کی بیوی، استاد ہے تو اس کے شاگرد اس سے تنگ رہتے ہیں، اگر عزت بھی کرتے ہیں تو صرف اپنے مقاصد کے حصول کے لئے یا پھر اس کے شر سے بچنے کے لئے، اور جس کی عزت اس کے شَر سے بچنے کے لئے کی جائے حدیثِ پاک میں اسے بدترین آدمی کہا گیا ہے۔ (دیکھئے بخاری، 4/134، حدیث: 6131) ﴿3﴾ گالیاں دینے والا بہت ہی بُرا شخص ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ" یعنی کسی مسلمان سے گالی گلوچ کرنا فِسق ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/190، حدیث: 4814) ﴿4﴾ جھگڑے کے وقت گالی بکنے کی عادت کو مُنافَقَت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی کہا گیا ہے۔ (دیکھئے بخاری، 1/25، حدیث: 34) لہٰذا گالیاں بکنے والا ایک

www.dawateislami.net

طرح سے خود کو منافِقوں کی لِسٹ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

یاد رکھئے! مسلمان کو گالی دینا اور اس کا دل دُکھانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، آج ہی سچّی توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر اس مسلمان سے بھی معافی مانگ لیجئے جسے گالی دی ہے یا ناحق دل دُکھایا ہے، تاکہ دنیا و آخرت کی رُسوائیوں سے بچ سکیں۔ اللہ کریم ہمیں اپنی زبان کا اچھا استعمال کرنے اور اسے گالی گلوچ سے بچا کر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاولیٰ 1442)

اپنی اولاد کو دین سکھائیے!

آج کل اکثر مسلمان اپنی اولاد کو صرف و صرف دُنیاوی تعلیم دِلواتے اور اسی کے لئے خوب کوشش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، انہیں مہنگے سے مہنگے اسکولوں میں پڑھاتے اور ہزاروں روپے کی ٹیوشن کلاسز کا ان کے لئے اہتمام کرتے ہیں۔ اس کے بَرعکس ان کا اپنی اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کے معاملے میں غفلت کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ اکثریت کو دیکھ کر بھی قراٰنِ کریم دُرست پڑھنا نہیں آتا، یہاں تک کہ میں نے تو کوئی ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جن کے بچّے انگلش تو اچّھی بول رہے ہوتے ہیں مگر انہیں کلمہ دُرُست پڑھنا نہیں آتا۔ یونہی عام طور پر انہیں ان عقائد کا علم نہیں ہوتا جن پر مسلمان کے دین و ایمان اور اُخروی نجات کا دار و مدار ہے، دُنیوی تعلیم کی اعلیٰ ترین ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود انہیں نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہ فرض عبادات سے متعلّق بنیادی اور ضروری باتوں کا کوئی علم نہیں ہوتا، وُضو و غسل کا صحیح طریقہ، نماز کے اَرکان یا نمازِ جنازہ کی دعائیں تو شاید

---

1 . . . یہ مضمون 13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ کے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے مزید مشورے لے کر پیش کیا جا رہا ہے۔

www.dawateislami.net

ہی سُنا پائیں، عُموماً دین نہ سیکھنے اور صرف دنیاوی تعلیم حاصل کرنے والی اولاد آج کل اپنے والدین کو زیادہ ستاتی اور ان کے ارمانوں کا گلا گھونٹتی نظر آتی ہے، اپنے بوڑھے والدین کو اولڈ ہاؤس پہنچانے والی اولاد بھی عام طور پر دنیاوی تعلیم یافتہ ہی ہوتی ہے، دینِ اسلام سے مَعاذَ اللہ بیزار اور اس کے بنیادی اَحکام پر طرح طرح کے اعتراضات کرنے والے افراد بھی صرف دنیوی عُلوم و فُنون میں مَہارت رکھنے والے ہی نظر آتے ہیں۔

اب تک جتنی بھی خود کشیاں ہوئیں ہیں امید ہے ان میں کوئی ایک بھی علمِ دین کا عالم نہیں ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو آئندہ بھی ایسے مبارک افراد کے بارے میں آپ ایسا نہیں سنیں گے، البتہ اب تک خود کشی کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد دنیاوی تعلیم حاصل کئے ہوئے افراد کی سامنے آئی ہے۔ ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ اپنی اولاد کو دین ضرور سکھائیں، اگر دُنیاوی تعلیم دلوانی بھی ہے تو ضروری دینی علم سکھانے کے بعد بھی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اور شریعت کے بتائے ہوئے اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے انہیں دنیاوی تعلیم دلوائیں۔

یاد رکھئے! قِیامت کے دن جس طرح دیگر نعمتوں کے متعلق سوال ہو گا یوں ہی اولاد بھی ایک نعمت ہے اس کے متعلق بھی ہم سے سوال ہو گا۔ اپنی اولاد کی دُرست اسلامی تربیت کرکے دنیا میں ہی اس سوال کا جواب تیار کر لیجئے۔ حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہُ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا: ”اپنے بچّے کی اچھی تَربِیَت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا۔“ (شعب الایمان،6/400، حدیث:8662) لہٰذا اپنی اولاد کو وہ کچھ سکھایئے کہ جس سے قِیامت کے دن آپ کو رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلم نے ارشاد فرمایا: "کسی باپ نے اپنے بچّے کو ایسا عطیہ نہیں دیا جو اچّھے ادب سے بہتر ہو۔" (ترمذی، 3/383، حدیث: 1959)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "اچّھے ادب سے مراد بچّے کو دیندار، متّقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دین و دنیا میں کام آتی ہے۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں بلکہ انہیں دیندار بنا کر جائیں جو خود انہیں بھی قبر میں کام آئے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، 6/420) اللہ کریم اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ہمیں اپنی اولاد کو دین سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم (ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذی الحجۃ الحرام 1441)

صُلح میں بھلائی ہے

رَمَضانُ المبارک 1441ھ کی 25ویں رات نمازِ تراویح کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے میں ایک سوال کیا گیا کہ ہمارے والد صاحب کا ہمارے چچا اور دیگر چند رشتہ داروں سے جھگڑا ہے تو اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ کیا ہم بھی ان رشتہ داروں سے تعلق توڑ کر رکھیں یا ہمیں اپنے رشتے کے مطابق ان سے بنا کر رکھنی چاہیئے؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے ارشاد فرمایا: والدین کے جھگڑوں میں اولاد کو نہیں پڑنا چاہیئے، چچا سے بھتیجے کو صِلۂ رحمی تو کرنی ہی ہوگی، قطعِ رحمی حرام ہے، اگر دونوں بھائی آپس میں ناراض ہیں اور اس وجہ سے بیٹا اپنے چچا سے نہیں ملتا تو یہ نہیں ہونا چاہیئے، لڑائی چاہے والد صاحب کی اپنے بھائی سے ہو یا والدہ کی اپنی بہن سے، اولاد اپنے والدین کی لڑائی کی وجہ سے صِلۂ رحمی کرنے سے خود کو محروم نہ کرے، نیز بھائی بہن

کو، بھائی بھائی کو، بہن بہن کو آپس میں ناراضیاں رکھنی نہیں چاہئیں بلکہ ہِمّت کرکے کچھ آگے بڑھ کر میل ملاپ کرلینا چاہیے۔

حکایت: ہمارے بڑوں کے آپس میں کچھ مسائل ہوئے ہوں گے جس کی وجہ سے میری (یعنی امیرِ اہلِ سنّت کی) خالہ کے ہاں ہم لوگوں کا آنا جانا بند تھا اور نہ ہی وہ آتی تھیں۔ کھارادر میں شہید مسجد کے پاس خالہ کا گھر تھا اور میں اسی مسجد میں امامت کرتا تھا۔ اللہ کے کرم سے مجھے توفیق مل گئی اور میں ہمت کرکے خالہ کے گھر چلا گیا(میرا تو ویسے بھی ان سے کوئی جھگڑا نہیں تھا)، مجھے دیکھ کر وہ لوگ حیران ہوگئے اور کہنے لگے: تُم؟ میں نے کہا: "ہاں! میں صلح کرنے آیا ہوں مُعاف کردو! خالو سے ملا تو انہوں نے کہا کہ تُم اتنے بڑے آدمی ہوگئے ہو اور ہم سے خود ملنے آئے ہو!(یہ ان دنوں کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کو بنے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا تھا لیکن دعوتِ اسلامی کی وجہ سے میرا نام ہوگیا تھا)، یوں ان سے صلح کرکے میں گھر آیا اور اپنی بہن وغیرہ کو سمجھا بُجھا کر کہا کہ میں راہ ہموار کرکے آیا ہوں لہٰذا تم لوگ خالہ کے ہاں چلے جاؤ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ لوگ بھی ان کے ہاں چلے گئے اور اللہ پاک کے کرم سے خالہ کے ہاں ہمارے آنے جانے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

لہٰذا جن کی بھی آپس میں ناراضگیاں ہیں ان میں سے کوئی ایک پارٹی ہمت کرے تو ترکیب بن سکتی ہے، البتہ اگر پُرانی باتیں یاد دلائیں گے کہ "تم نے یہ یہ بولا تھا، یوں یوں کیا تھا، میں پھر بھی چل کر آیا ہوں" تو ہوسکتا ہے وہ بولیں کہ دروازہ ابھی تک ہم نے بھیڑا (یعنی بند) نہیں (کیا) ہے تُو نکل جا، تو آیا ہی کیوں ہے؟ لہٰذا جو صلح کرنے جائے اس کے اندر جُھکاؤ ہونا چاہیے کیونکہ صلح کے دروازے کی چوکھٹ تھوڑی نیچے ہے، اگر جُھک کر جائیں گے تو داخلہ مل جائے گا، اکڑتے ہوئے جائیں گے تو سر ٹکرا جائے گا اور صلح ہوگی نہیں۔

www.dawateislami.net

بہر حال جو عاجزی کرے گا، جُھکے گا وہی کامیاب ہو گا۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ یعنی جس نے اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کی اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔(شعب الایمان،6/276، حدیث:8140) لہٰذا سب کو صلح کرنی چاہئے، اس Topic کے حوالے سے مکتبۃُ المدینہ کا ایک بہت پیارا رِسالہ ہے "ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی" اس رِسالے کو پڑھ کر اللہ پاک نے چاہا تو آپ کا ذہن بن جائے گا کہ جھگڑا نہیں صلح ہونی چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، محرم الحرام1442)

فضول سوالات کے عادیوں کے لئے پیغام

اَلحمدُلِلّٰہ میں بطورِ عادت بلا ضرورت کسی سے یہ نہیں پوچھتا کہ تمہارے بچّے کتنے ہیں؟ تم کیا کام کرتے ہو؟ تمہاری آمدنی کتنی ہے؟ وغیرہ۔ بسا اوقات سامنے والا اس طرح کے سوالات پسند بھی نہیں کرتا، کیونکہ اگر تنخواہ کم ہوئی تو بتاتے ہوئے شَرم آئے گی اور اگر بتا بھی دی تو ہو سکتا ہے پوچھنے والا بول پڑے کہ صرف اتنی سی تنخواہ! تمہاری تو اتنی اتنی تعلیم اور اتنا اتنا تجربہ ہے وغیرہ وغیرہ، اور اگر اُس کی تنخواہ زیادہ ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ نظر لگ جانے کے خوف سے بتاتے ہوئے جِھجکے (یقیناً نظر کا لگنا حق ہے کہ حدیثوں سے ثابت ہے)۔ بعض لوگ خواہ مخواہ بیٹے بیٹیوں کی تعداد، ان کی عمروں، منگنیوں اور شادیوں وغیرہ کے متعلق فضول سوالات کر کے دوسروں کو (BORE) کرتے ہیں اگر کسی کے غیر شادی شدہ بیٹے یا بیٹی کا معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو مزید پوچھیں گے: کیا مسئلہ ہے؟ اس کی

www.dawateislami.net

شادی کیوں نہیں کروا رہے؟ اب تو کافی عمر ہو گئی ہے، اس کا کچھ کرو۔ کسی کی شادی کو اگر چند مہینے گزر چکے ہوں تو پوچھیں گے کہ ”خوش خبری“ ہے یا نہیں؟ اس طرح کی باتوں میں عورتیں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہتیں۔ اللہ کریم ان کو بھی عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ کسی نے بیٹی کی شادی کی تو سوال ہو گا: جہیز کتنا دیا؟ کیا کیا دیا اور وہاں سونا (GOLD) کتنا دیا؟ کسی کے گھر جائیں گے تو بِن مانگا مشورہ دیتے ہوئے ارشاد ہو گا: یہ چیز تمہیں یہاں کے بجائے وہاں رکھنی چاہئے تھی، یوں ہی دروازوں اور کھڑکیوں کے بارے میں کہیں گے کہ یہ اگر یوں کر لیتے تو اور بہتر ہو جاتا، بعض اوقات تو میزبان کو دل آزار باتیں بھی بول دی جاتی ہوں گی، مثلاً: آپ کے گھر میں صفائی کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کارپیٹ، دیواروں اور واش روم وغیرہ کی خامیاں بھی بیان کرتے ہوں گے۔ جو فضول سوالات سے بچا رہتا ہے، امید ہے وہ ٹینشن فری رہنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے دل دُکھانے اور اُسے جھوٹ کے گناہ میں پھنسانے کی آفتوں سے بھی بچا رہے۔ اللہ کریم ہم سب کو فضول باتوں، فضول سُوالوں اور دیگر فضول کاموں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم [1]

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الثانی 1440)

نمازی بڑھانے کے نسخے

گناہوں کا سیلاب زوروں پر ہے، لوگ گناہوں کے مقامات کے قریب اور علمِ دین سکھانے والے مقامات اور مساجِد سے دُور ہوتے چلے جارہے ہیں، پہلے مسجد کچّی (یعنی مٹی کی

---

1 . . . یہ مضمون 24 رمضانُ المبارک 1441ھ کے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

دیواروں والی) بھی ہوتی تھی تو بھی نمازی عموماً پکے ہوتے تھے اور اب وہ دور آیا کہ مسجدیں تو سیمنٹ، سریا اور ماربل وغیرہ سے پکی بنی ہوتی ہیں لیکن نمازی کچّے دِکھائی دیتے ہیں، مگر جسے اللہ بچائے۔ فتنوں سے بھرے اس دور میں بہت سارے مسلمان تو ویسے ہی مَساجِد میں نماز کیلئے نہیں آتے اور جو آتے ہیں اُنہیں مَساجِد میں ضَروریات اور سہولیات (Facilities) عُموماً کم یا غیر معیاری ملتی ہیں جس کی وجہ سے نفس و شیطان کو انہیں مسجد سے بھگانا آسان ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مَساجِد کی خدمت کی سعادت پانے والے عاشقانِ رسول سے گزارش ہے کہ مولا کریم آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے، نمازیوں کو مزید آسانیاں فراہم کیجئے، اِن شاءَ اللہ نمازی بڑھیں گے اور باجماعت نماز کے پابند بنیں گے، یوں آپ کیلئے ثوابِ جاریہ میں اضافہ ہو جائے گا۔ نمازی بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کے دارُ الافتاء سے شرعی راہنمائی لینے کے بعد ہی ان نسخوں پر عمل کیا جائے۔

❀ دنیا کا موسم عجیب و غریب کروٹیں لے رہا ہے جسے گلوبل وارمنگ (Global warming) کہا جا رہا ہے، جیسی گرمی اب پڑ رہی ہے پہلے نہیں ہوتی تھی، لِہٰذا جن کے یہاں ممکن ہو وہ اپنی مسجد میں "اے سی" لگوا لیں ❀ ٹھنڈے موسم میں فرش پر ایسی موٹی دَری یا قدرے پتلا کارپٹ بچھائیں جس پر سجدے میں پیشانی بآسانی جم سکے ❀ وُضو خانے کے نَل وغیرہ کو دُرست رکھیں، ہاتھ دھونے کیلئے صابن وغیرہ کا بھی اہتمام رکھئے ❀ وُضو خانے میں کھارے کے بجائے "میٹھا پانی" ہو ❀ مَساجِد کے اِستنجا خانوں (Toilets) کو بناوٹ اور صفائی کے اعتبار سے بہتر کروالیا جائے اور جہاں نمازیوں کی آمد و رَفت زیادہ ہو وہاں "استنجا خانوں کی صفائی" کیلئے خاص طور پر کسی شخص کو مُقرَّر کیا جائے جو لوگوں کا رش ختم ہو جانے کے بعد صفائی ستھرائی کرتا رہے ❀ کئی لوگ ڈبلیو سی کے ذریعے اِستنجا

www.dawateislami.net

نہیں کر پاتے بلکہ انہیں ”کموڈ“ کی حاجت ہوتی ہے، لہٰذا ضَرورت کے مطابق ہر مسجد میں کم از کم ایک کشادہ اور بڑے سائز کا کموڈ ہونا چاہیے، اس کا سُوراخ بھی پچھلی سائیڈ پر ہو، اور دروازے کے باہَر اس کی نشانی بھی لگی ہو، تالا لگانے کے بجائے اسے کُھلا رکھئے۔ ❀ سُنا ہے کہ باہَر ممالک میں ”مَساجِد کے باہَر نَمازیوں کے بیٹھنے کیلئے ایک مخصوص جگہ“ بنی ہوتی اور کُرسیاں (Chairs) رکھی ہوتی ہیں، جہاں عُموماً بڑی عُمْر کے نَمازی حضرات (جن کے لئے بار بار گھر جانا اور آنا مشکل ہوتا ہے، وہ) عَصْر و مَغْرِب کے بعد بیٹھے اگلی نماز کا انتظار کرتے ہیں، بلکہ کہیں تو ”فریج“ کا بھی انتظام ہوتا ہے، اس میں نَمازیوں کیلئے پانی وغیرہ رکھا ہوتا ہے، یہ اچّھا انداز ہے جہاں ممکن ہو کسی عاشقِ رسول مفتی صاحب سے اجازت لے کر اسے بھی اپنایا جائے ❀ بِالخصوص سردیوں میں عِشا کی نَماز کے بعد نَمازیوں کیلئے ”چائے“ کا انتظام کیا جاسکتا ہے مگر اس کے لئے الگ سے چندہ کیا جائے ❀ بعض مساجد میں شرعی طور پر مَعْذُور نَمازیوں کے لئے کُرسیوں کا اہتمام ہوتا ہے لیکن کئی لوگ ان کُرسیوں پر بیٹھ نہیں پاتے، بعض اوقات کرسی کی سختی بیٹھنے والے کو کافی پریشان کرتی ہے، جس سے بِالخصوص بڑی عُمْر کے نَمازی آزمائش کا شِکار ہوتے ہیں، لہٰذا سَستی اور غیر معیاری کُرسیوں کے بجائے ”اچّھے گدّوں والی کُرسیاں“ رکھی جائیں ❀ جہاں جہاں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں وہاں کچھ زیادہ تعداد میں ”آرام دہ کُرسیاں“ رکھی جائیں، مگر جو نیچے بیٹھ سکتا ہو اسے نیچے ہی بیٹھنا چاہیے۔ ❀ گاؤں دیہاتوں وغیرہ میں جہاں جہاں دعوتِ اسلامی کے قافلے سفر کرتے ہیں اگر وہاں وَاش رُوم یا وُضو خانے کا مناسب بند و بست نہ ہو تو ممکنہ صُورت میں قافلے والے اسلامی بھائی آپس میں رقم ملا کر یہ کام کروالیں، اس سے وہاں کے نَمازیوں کے ساتھ ساتھ آئندہ قافلے والوں کے لئے

www.dawateislami.net

بھی آسانی ہو جائے گی (مشورہ: جب بھی وُضو خانہ بنانا ہو تو اسے بہتر انداز میں بنانے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے "وُضو کا طریقہ" کے بیک ٹائٹل پر اس کا نقشہ دیکھ لیجئے) ❀ یاد رکھئے! سہولیات دینے کے ذریعے اگر کوئی نَمازی بنتا ہے تو یہ گھاٹے کا سودا نہیں بلکہ آخِرت میں نفع ہی نفع ہے ❀ اسلامی بہنوں کے جہاں جہاں اجتماعات اور رہائشی کورس ہوتے ہیں وہاں بھی حسبِ موقع مُشاورتوں (Counselling) کے ساتھ "مذکورہ سہولیات" مُہَیّا کی جائیں۔ اللہ کرے کہ ہمارا بچّہ بچّہ اللہ پاک کا نام لینے والا بَن جائے، ہماری مسجدیں آباد ہو جائیں، مسلمان نَمازی بَن جائیں اور سُنّتوں پر عمل کو اپنا معمول بنالیں[1]۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: مفتیانِ اہلِ سنّت سے راہنمائی لئے بغیر مساجد میں کسی قسم کی توڑ پھوڑ یا اضافی خرچ نہ کیا جائے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے دارُالافتاء اہلِ سنّت سے شرعی راہنمائی کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے: 03117864100 (صبح 10:00 تا شام 4:00، چھٹی: جمعۃُ المبارک)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الثانی 1441)

"مسجد بھرو تحریک مسجِد بناؤ تحریک"

مسجدیں آباد کرنے کی فضیلت پر مشتمل تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

﴿1﴾ بے شک اللہ پاک کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (معجم اوسط، 2/58، حدیث: 2502) ﴿2﴾ جو مسجد سے مَحبّت کرتا ہے اللہ پاک اُسے اپنا محبوب (یعنی پیارا) بنا لیتا ہے۔ (معجم اوسط، 4/400، حدیث: 6383) ﴿3﴾ جب کوئی بندہ ذِکر یا نماز کے لئے مسجِد کو ٹھکانا

---

1 ... یہ مضمون 8 محرمُ الحرام 1441ھ کے مدنی مذاکرے سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا جارہا ہے۔

www.dawateislami.net

بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے، جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اُس سے خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ، 1/438، حدیث:800)

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مَساجِد آباد کرنے کا بھی عَزم رکھتی ہے، اِسی مقصد کے لئے اِنفرادی اور اِجتماعی کوششوں کے ذریعے عاشقانِ رسول کو نمازِ باجماعت کے لئے مساجد کا رُخ کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ مختلف مساجد میں بعد نمازِ فجر مَدَنی حلقہ اور کسی نماز کے بعد درسِ فیضانِ سنّت کی ترکیب ہوتی ہے، اِس کے علاوہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات اور مختلف مواقع پر ہونے والے تربیتی اجتماعات بھی مساجد میں ہوتے ہیں، مدنی مذاکرہ بھی مسجد (یعنی عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں ہوتا ہے، سنّتوں کی تربیَت کے لئے دنیا بھر میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے بھی عُموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، جو مساجد آباد کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ ہمارے پیارے آقا، مکّی مدنی مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مسجدیں بنانے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (1) جو اللہ پاک کے لئے مسجد بنائے گا اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔(مسلم، ص1218، حدیث:7471) (2) مسجدیں تعمیر کرو اور انہیں محفوظ بناؤ۔(مصنف ابن ابی شیبہ، 1/344، حدیث:9)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی جہاں "مسجد بھرو تحریک" ہے وہاں "مسجد بناؤ تحریک" بھی ہے، دعوتِ اسلامی کی "مجلس خُدّامُ المساجد" مساجد کی تعمیر، آباد کاری اور مسجد کے عملے (Staff) کے مشاہروں (Salaries) کے انتظامات وغیرہ کے لئے کوشاں ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ! 2017ء میں پاکستان میں 723 مساجد تعمیر کی گئیں جبکہ رواں (یعنی

www.dawateislami.net

جاری سال) سال 2018ء میں اِن شاءَ اللہ 1200 مساجد بنانے کا ہَدَف ہے جن میں سے 591 مساجد کا تعمیراتی کام جاری ہے جبکہ مساجِد بنانے کے لئے 547 پلاٹس(Plots) حاصل کئے جاچکے ہیں۔

کر مسجدیں آباد تری قبر ہو آباد فردوس عطا کرکے خدا تجھ کو کرے شاد

اپنی آخرت سنوارنے کیلئے آپ بھی مساجد کی تعمیر میں حصّہ لیجئے۔ مجلس خُدّامُ المساجِد (دعوتِ اسلامی) سے رابطہ کے لئے موبائل نمبر:03130143472۔واٹس اپ: Email:masajid@dawateaslami.net-03463622219

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاخری 1439)

وُضو خانے کے مَدَنی پھول

❀ وُضو سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھنا سنّت ہے۔(بہارِ شریعت،1/293) آج کل عموماً اٹیچ باتھ (Attach Bath) بنائے جاتے ہیں، اس صورت میں اگر اِسْتِنْجا سے فراغت کے بعد باہر نکلے بغیر وہیں بیسن پر وضو کرنا ہو تو وضو کی دعائیں وغیرہ نہیں پڑھ سکتے۔ ❀ استنجا سے فراغت کے بعد اگر وضو کرنا ہو تو استنجا خانے سے باہر نکل آئیں، استنجا خانے سے باہر نکلنے کی دعا پڑھیں، اب وضو سے پہلے کی دعائیں پڑھ کر اندر داخل ہوں اور وضو فرمائیں۔ ❀ W.C یا کموڈ(Commode) کو سلائیڈنگ دروازہ (Sliding Door) لگا کر الگ کر دیا جائے، صرف پردے وغیرہ لگانے سے کام نہیں چلے گا۔اس صورت میں استنجا سے فراغت پا کر سلائیڈنگ دروازہ بند کر کے وضو کرتے ہوئے دعائیں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔ ❀ اس کے لئے بڑا حمّام (Wash Room) ہونا ضروری نہیں بلکہ چھوٹے حَمّام میں بھی سلائیڈنگ

www.dawateislami.net

دروازہ لگا کر پارٹیشن (Partition) کیا جاسکتا ہے۔ ❀ میرے گھر کا حمام بھی چھوٹا سا ہے لیکن اس میں اسی انداز میں پارٹیشن کر کے ترکیب بنائی ہوئی ہے، فیضانِ مدینہ کے مکتب میں بھی وضو خانہ بنایا ہوا ہے۔ ❀ افسوس کی بات ہے کہ گھر میں دنیا جہان کی سہولتیں (Facilitics) مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ایک ٹونٹی کا وضو خانہ نہیں بنایا جاتا۔

(بتغیر قلیل)(ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولی 1438)

نَماز کے چند ضَروری مسائل

حدیث شریف میں ہے: جو شخص رُکوع و سُجود مکمّل نہیں کرتا نماز اسے کہتی ہے: "اللہ تجھے ہلاک کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا، پھر اس نماز کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔" (شعب الایمان، 3/144، حدیث:3140 ملتقطا) نیز ایک روایت میں ہے: بد ترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ عرض کی گئی: نماز کا چور کون ہے؟ فرمایا: وہ جو رُکوع و سُجود مکمل نہ کرے۔ (مسند احمد، 8/386، حدیث:22705) آج کل نماز میں کی جانے والی عُمومی غلطیوں (Common Mistakes) میں سے کچھ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے چند مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

❀ رُکوع میں جُھکنے کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنوں تک پہنچ جائے جبکہ مکمل رُکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، 1/513 مفہوماً) ❀ رکوع کے لیے جُھکنا نماز میں فرض ہے اور وہاں کچھ ٹھہرنا یعنی اِطمینان سے رکوع کرنا واجب۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/75) ❀ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، رُوئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کرنے کی صورت میں پیشانی اور ناک کی ہڈی کو اتنا دَبانا ضروری ہے کہ دبانے سے مزید نہ دبے۔ اگر پیشانی اتنی نہ

www.dawateislami.net

دبی تو نماز ہی نہ ہوگی جبکہ ناک کی ہڈی اتنی نہ دبی تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی اور اسے لَوٹانا واجب ہوگا۔(عالمگیری، 1/70) ❀ سجدے میں پاؤں کی ایک اُنگلی کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے اور ہر پاؤں کی اکثر انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 3/253 ملخصاً) ❀ رُکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے نیز اس دوران کم از کم ایک بار سبحانَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا بھی واجب ہے۔(بہار شریعت، 1/518 ملخصاً، نماز کے احکام، ص218) ❀ ایک رُکن میں تین مرتبہ کُھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یعنی ایک بار کُھجا کر ہاتھ ہٹایا پھر دوسری بار کُھجا کر ہٹایا اب تیسری بار جیسے ہی کھجائے گا نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائیگا۔(بہار شریعت، 1/614، حصہ:3 ملخصاً) ❀ امام سے پہلے مقتدی کا رُکوع وسُجُود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا(مکروہِ تحریمی ہے)(بہارِ شریعت، 1/626، حصہ:3) ❀ نماز میں چہرہ پھیر کر اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ جبکہ بغیر چہرہ پھیرے بلا حاجت اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔(بہار شریعت، 1/626، حصہ:3 ملخصاً)

(نماز کے مسائل تفصیلاً سیکھنے کے لئے بہار شریعت حصہ 3 اور "نماز کے احکام" کا مطالعہ فرمایئے)

(ماہنامہ فیضان مدینہ، شعبان المعظم 1439)

مُعتَکِفِین وغیرہ کے لئے مسجد کے آداب سے متعلق اہم مدنی پھول

❀ مسجد کو ہر طرح کی بدبو سے بچایئے ❀ مسجد میں کسی قسم کا کُوڑا(یعنی کچرا) وغیرہ ہرگز نہ پھینکئے بلکہ ہوسکے تو مسجد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں کے گُچھے وغیرہ اُٹھا کر ڈالنے کے لئے اپنی جیب میں ایک شاپر(چھوٹا لفافہ) رکھ لیجئے ❀ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو مسجد سے اذیّت کی چیز نکالے اللہ پاک جنّت میں اُس کے لئے ایک گھر بنائے

www.dawateislami.net

گا۔ (ابن ماجہ، 1/419، حدیث:757) ❀ اپنے پسینے اور منہ کی رال وغیرہ کی آلودگی سے مسجد کے فرش، دری یا کارپیٹ کو بچانے کے لئے معتکف صرف اپنی ذاتی چادر یا چٹائی پر سوئے ❀ وضو خانہ فِنائے مسجد میں ہونے کی صورت میں تیل کنگھی وہیں کیجئے اور جو بال وغیرہ جھڑیں انہیں اٹھا لیجئے ❀ کھانا فنائے مسجد میں وہ بھی دستر خوان وغیرہ بچھا کر اس پر کھایئے، نَماز کی دری پر ہرگز نہ کھایئے ❀ دورانِ اعتِکاف مسجِد کے اندر ضَرورتاً دُنیوی بات کرنے کی اجازت ہے، لیکن اس میں بھی ضَروری ہے کہ کسی نمازی یا سونے والے کو تشویش نہ ہو، بلا ضرورت دنیوی بات چیت کی اجازت نہیں ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ اللہ پاک کو ایسے لوگوں کی کوئی حاجت نہیں۔“ (شعب الایمان، 3/86، حدیث:2962) ❀ مسجِد میں پُر سُکون، خاموش اور سنجیدہ رہیے، نہ خود ہنسیے نہ دوسروں کو ہنسایئے، ہاں! ضرورتاً مسکرانے میں حرج نہیں۔ ❀ مسجد کی دیوار، فرش، چٹائی یا دری کے اوپر یا نیچے تھوکنے، ناک سِنکنے، ناک یا کان سے میل نکال کر لگانے وغیرہ سے بچئے ❀ اعضائے وضو سے وضو کے پانی کے قطرے مسجد کے فرش پر گرانا ناجائز و گُناہ ہے ❀ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔ مسجد میں چھینک، کھانسی، ڈکار اور جماہی وغیرہ کی آواز کو جتنا ہو سکے ضبط کیجئے ❀ مسجد کے فرش پر کوئی بھی چیز مثلاً: ٹوپی، چادر، لکڑی، چھتری، پنکھا وغیرہ آہستہ سے رکھئے، پھینکنے سے گریز کیجئے ❀ قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے، مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ دربارِ الٰہی کے آداب کے خِلاف ہے ❀ بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے کہ ڈٹ کر کھانے سے بسا اوقات منہ سے

www.dawateislami.net

بدبو آنے کا مرض ہو جاتا ہے اور منہ سے بدبو آرہی ہو تو مسجد کا داخلہ حرام ہوتا ہے ❀ کچّی مُولی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز جس کی بُو ناپسند ہو کھانے سے بچئے ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم: جس نے پیاز، لہسن یا گَنْدَنا(لہسن سے ملتی جلتی ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔(ابو داؤد، 3/ 506، حدیث:3827) ❀ موبائل فون کا استِعمال صرف اور صرف ضَرورتاً کیجئے ❀ غیر معتکف بِالعموم جبکہ معتکف بِالخُصوص سوشل میڈیا کے استعمال سے پرہیز کرے ❀ مسجد میں ناسمجھ بچوں کو مت لائیے۔

کرم از پئے مصطفےٰ میرے رب ہو مجھے مسجدوں کا میسّر ادب ہو

(ماخوذ از فیضانِ رمضان، ص228تا250)(ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک1439)

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

جو کسی کو مسجد میں بآوازِ بلند گُمشدہ چیز ڈھونڈتے سنے تو وہ کہے: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا یعنی اللہ وہ گمشدہ شے تجھے نہ ملائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔(مسلم، ص224، حدیث:1260)

www.dawateislami.net

تحریرِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

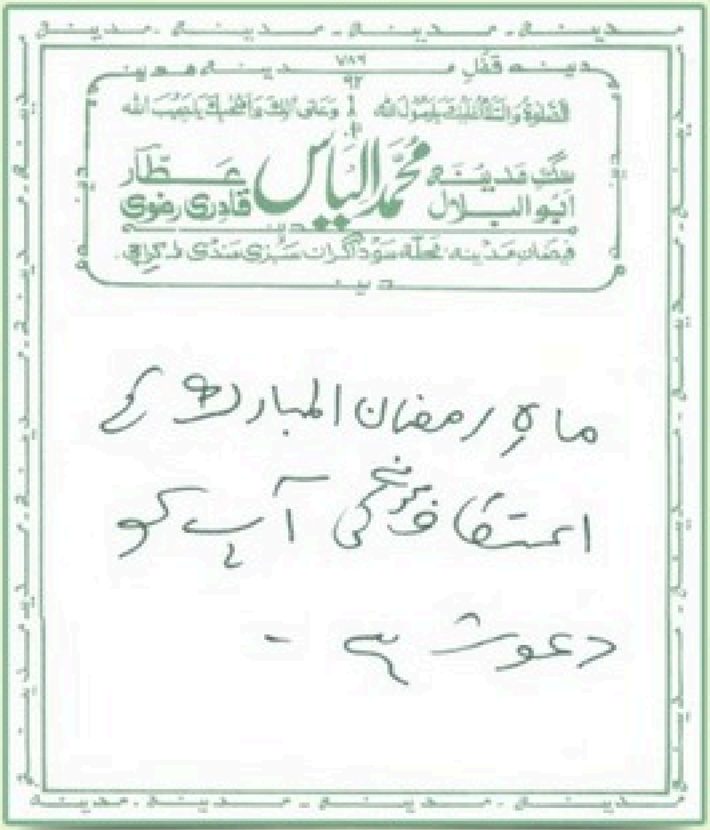
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلٰی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی ابو البلال

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران سبزی منڈی کراچی

ماہِ رمضان المبارک کے اعتکاف کی آپ کو دعوت ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ایک اسلامی بھائی کو تحریری نیکی کی دعوت

”ماہِ رمضان المبارک کے اعتکاف کرنے کی آپ کو دعوت ہے۔“

978-969-722-197-4

01082205

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net